85430 ـ شادی بیاہ اور عید کے موقع پر قومی ناچ پیش کرنا

سوال

قبیلہ کا ناچ وغیرہ دیکھنے اور ڈھول اور دف سننے کا حکم کیا ہے، یہ علم میں رہے کہ ہمارے ایك عالم دین کہتے ہیں: شیخ ابن باز رحمہ اللہ نے اسے سننے کی اجازت دی تھی، اور ابن عثیمین رحمہ اللہ اس میں حاضر بھی ہوئے تھے ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

ڈھول باجا سننا جائز نہیں؛ کیونکہ یہ ان آلات موسیقی میں شامل ہوتا ہے جس کے سننے اور بجانے کی حرمت کے دلائل موجود ہیں، بلکہ ڈھول اور طبل کی حرمت کے متعلق تو خاص نص وارد ہے.

ابو داود نے عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالی عنہ سے بیان کیا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے شراب نوشی، اور قمار بازی و جوا، اور کوبہ اور مکی کی شراب سے منع کیا، اور فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے "

ابو داود رحمہ اللہ کہتے ہیں: ابن سلام ابو عبید کہتے ہیں: السکرکۃ مکی سے شراب تیار کی جاتی ہے، اور یہ حبشی لوگ تیار کرتے تھے.

سنن ابو داود حدیث نمبر (3685) علامہ البانی رحمہ اللہ نے صحیح ابو داود میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

اور الکوبہ ڈھول کو کہا جاتا ہے.

گانے بجانے کے آلات میں سے صرف دف جائز ہے، اور اس کی بھی شروط ہیں، اس کی تفصیل کے لیے آپ سوال نمبر (29406) اور (5000) کے جوابات کا مطالعہ کریں.

جب یہ قبیلہ یا قومی ثقافتی میلہ یا پیشکش گانے بجانے مثلا ڈھول یا بانسری وغیرہ پر مشتمل ہو، دف کے علاوہ تو اس میں جانا اور اسے سننا جائز نہیں.

اور اگر صرف دف پر مشتمل ہو تو اس میں اختلاف پایا جاتا ہے کہ آیا دف صرف عید اور شادی بیاہ کے موقع پر جائز ہے تو کیا یہ صرف عورتوں کے لیے خاص ہے یا کہ مردوں اور عورتوں دونوں کے لیے.

اس مسئلہ میں شیخ ابن باز رحمہ اللہ کی رائے تو مجھے نہیں مل سکی، لیکن شیخ رحمہ اللہ مردوں کے لیے دف بجانے کو حرام سمجھتے تھے چاہیے وہ عید کے موقع پر مرد بجائے یا کسی اور موقع پر، جیسا کہ سوال نمبر (20406) کے جواب میں موجود ہے، اور جب دف کے متعلق ان کی رائے یہ ہے تو پھر ڈھول کے متعلق کیا ہو گی ؟!

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کی تو اس کے متعلق کلام بالکل واضح ہے کہ اگر اس میلہ یا شو میں ڈھول باجا یا بانسری وغیرہ ہو تو یہ حرام ہے لیکن انہوں نے دف کی اجازت دی ہے.

شیخ رحمہ اللہ سے سوال کیا گیا:

قبیلہ یا قومی شو اور میلہ جس میں نبطی شعر جو ہجو اور غزل اور مدح و ذم پر مشتمل ہوں کے بارہ میں کیا حکم ہے، اور وہاں مٹکا بھی بجایا جائے ؟

شیخ رحمہ اللہ کا جواب تھا:

قبیلہ کے اس شو اور میلہ کا اگر تو کوئی سبب نہ ہو تو پھر یہ لہو لعب میں شامل ہوتا ہے، اور اگر اس کا کوئی سبب ہو مثلا عید کے ایام تو اس میں کوئی حرج نہیں، اس میں کوئی حرج نہیں کہ لوگ تلواروں اور بندوق وغیرہ کے ساتھ کھیلیں، اور اس میں دف بجائیں، لیکن ڈھول اور مٹکا اور وہ گانے جو ہجو اور مذمت پر مشتمل ہوں اور سب و شتم ہو تو یہ حرام ہیں.

اور کسی انسان کے لیے اس جیسی مجلس اور محفل اور ثقافتی شو میں حاضر ہونا جائز نہیں، اس سے منع کرنا اور لوگوں کو روکنا ضروری ہے اور لوگوں کو اس میں نہ جانے کی نصیحت کرنی چاہیے؛ کیونکہ جب انسان برائی کی مجلس میں حاضر ہوتا ہے تو وہ ان کی برائی اور گناہ میں برابر کا شریك ہے، چاہیے وہ خود نہ بھی کرے.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اللہ تعالی تمہارے پاس اپنی کتاب میں یہ حکم نازل کر چکا ہے کہ تم جب کسی مجلس والوں کو اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہوئے اور مذاق کرتے ہوئے سنو تو اس مجمع میں ان کے ساتھ مت بیٹھو! جب تك کہ وہ اس کے علاوہ کوئی اور باتیں نہ کرنے لگیں، (وگرنہ) تم بھی اس وقت انہی جیسے ہو، یقینا اللہ تعالی تمام کافروں اور سب منافقوں کو جہنم میں جمع کرنے والا ہے النساء (140). " انتہی.

ماخوذ از: لقاء الباب المفتوح (52) سوال نمبر (11).

اور لقاء الباب المفتوح (8) سوال نمبر (39) بھی دیکھیں.

واللہ اعلم .